17777

Date: ۳/۶

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ایک شخص نے کو اسکی منکوحہ نے کہا کہ قسم کھاؤ کہ جب تم مجھ سے ملنے آؤ گے تو میرے فرج کو ہاتھ نہیں لگاؤ گے رخصتی سے پہلے۔ اپنا ذکر

جواباً اس آدمی نے کہا کہ "قسم سے میں نہیں لگاؤں گا رخصتی سے پہلے"

① اب پوچھنا یہ ہے کہ اس قسم سے ایلاء ہوگا یا نہیں؟

② اگر ایلاء ہو گیا ہے تو رجوع کی کیا صورت ہوگی؟

نوٹ۔ گھر والوں کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس منکوحہ سے نہیں مل سکتا۔ نیز قسم کھانے سے پہلے اور بعد میں بھی خلوتِ صحیحہ ہوگئی ہے۔ اور قسم کے بعد اس نے منکوحہ کے فرج کو نہیں چھوا۔

③ صرف "قسم" کہنے سے قسم منعقد ہو جاتی ہے؟؟؟

دار الافتاء فتویٰ نمبر ۲۹/۲۰۲

المستفتی: محمد یوسف

اتحاد ٹاؤن کراچی

0341-2525214

(جواب منسلک ہے)

(جواب منسلک ہے)

DALMATIAN

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۲،۱)۔۔۔سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق صورت مسئولہ میں ایلاء نہیں ہوا، کیونکہ ایلاء میں مدت کا ذکر اگر کسی ایسی غایت کے ساتھ ہو جس کا وجود وقت ایلاء سے مدت ایلاء (چار ماہ) کے درمیان ممکن ہو تو اس سے ایلاء منعقد نہیں ہوتا، اور صورت مسئولہ میں ایلاء (عدمِ قربان) کی غایت رخصتی ہونے تک ہے، اور رخصتی مدتِ ایلاء کے دوران ممکن ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٣ / ٤٢٥)

(قوله: فمن الصريح إلخ) ذكر منه أربعة ألفاظ، وأشار إلى أنه بقي غيرها، فإن منه قوله للبكر لا أفتضك كما مر. وفي المنتقى: " لا أنام معك " إيلاء بلا نية، وكذا لا يمس فرجي فرجك، .....قلت: والذي يظهر ما في المنتقى من أن اللفظين من الصريح، لما علمت من أن الصراحة منوطة بتبادر المعنى

(قوله: لا أقربك) أي بلا بيان مدة، أشار إلى أنه كالموقت بمدة الإيلاء لأن الإطلاق كالتأبيد، ومثله لو جعل له غاية لا يرجى وجودها في مدة الإيلاء، كقوله في رجب لا أقربك حتى أصوم المحرم، وكقوله إلا في مكان كذا، أو حتى تفطمي ولدك وبينهما أربعة أشهر فأكثر، ولو أقل لم يكن موليا.

بدائع الصنائع، دارالكتبُ العلمية – (٣ / ١٦٥)

وإن وقته إلى غاية ينظر إن كان المجعول غاية لا يتصور وجوده في مدة الإيلاء يكون موليا كما إذا قال: وهو في شعبان: والله لا أقربك حتى أصوم المحرم؛ لأنه منع نفسه عن قربانها بما يصلح مانعا؛ لأنه لا يمكنه قربانها إلا بحنث يلزمه، وهو الكفارة.

ألا ترى أنه لا يتصور وجود الغاية – وهو صوم المحرم – في المدة، وكذلك يعد مانعا في العرف؛ لأنه يحلف به عادة.

(۳)۔۔۔واضح رہے کہ قسم منعقد ہونے کے کیلئے لفظ اللہ کا ذکر کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کے بغیر صرف لفظ قسم سے بھی قسم منعقد ہو جاتی ہے، چاہے نیت ہو یا نہ ہو، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں ایلاء تو نہیں ہوا لیکن شوہر کے مذکورہ الفاظ سے یمین ہو گئی ہے، اب اگر شوہر نے رخصتی سے پہلے اپنی منکوحہ سے صحبت کی تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا، ورنہ نہیں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٣ / ٧١٦)

(و) القسم أيضا بقوله (أقسم أو أحلف أو أعزم أو أشهد) بلفظ المضارع، وكذا الماضي بالأولى كأقسمت وحلفت وعزمت وآليت وشهدت (وإن لم يقل بالله) إذا علقه بشرط

(قوله إذا علقه بشرط) يعني بمقسم عليه. قال في النهر: واعلم أنه وقع في النهاية وتبعه في الدراية أن مجرد قول القائل أقسم وأحلف يوجب الكفارة من غير ذكر

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

محلوف عليه ولا حنث تمســـكا بما في الذخيرة أن قوله علي يمين موجب للكفارة وأقسم ملحق به، وهذا وهم بين إذ اليمين بذكر المقسم عليه.وما في الذخيرة معناه إذا وجد ذكر المقســم عليه ونقضــت اليمين وتركه للعلم به يفصــح عن ذلك قول محمد في الأصــل: واليمين بالله تعالى أو أحلف أو أقســم إلى أن قال: وإذا حلف بشيء منها ليفعلن كذا فحنث وجبت عليه الكفارة. اهـ.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٣ / ٤٢٤)

(و) المدة (أقلها للحرة أربعة أشــهر، وللأمة شــهران) ولا حد لأكثرها، فلا إيلاء بحلفه على أقل من الأقلين.

(قوله: فلا إيلاء) أي في حق الطلاق بدائع: أي لا في حق الحنث، فلو قال لحرة والله لا أقربــك شــهرين، ولم يقربهــا فيهمــا لم تطلق، ولو قربهــا فيهمــا حنث.....والله سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح

مفتی عبدالرؤف غفرلہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۳/ربیع الاوّل/۱۴۴۰ھ

۲۲/نومبر/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۳/ربیع الاوّل/۱۴۴۰ھ

۲۲/نومبر/۲۰۱۸ء

۱۵/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۱۵/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف عفی عنہ

۱۵/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

۱۵/۳/۱۴۴۰ھ

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۲۰۲۷/۲۹

۱۴۴۰/۳/۱۶

۲۰۱۸/۱۱/۲۲

Scanned by CamScanner